

216

آیات نمبر 50 تا 57 میں حضرت یوسف علیہ السلام کا قید خانہ سے طلب کیا جانا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب کی صحیح تعبیر بتانا، بادشاہ کی طرف سے ان کو خزانوں کا محافظ مقرر کیا جانا۔

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ۚ یہ تعبیر سن کر بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لے آؤ فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْـَٔلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ؕ جب قاصد یوسف کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کہ اپنے آقا کے پاس واپس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا جنہوں نے چھری سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اِنَّ رَبِّيْ بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ بیشک میرا رب ان کے مکر و فریب سے خوب واقف ہے ﴿۵۰﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ بادشاہ نے عورتوں سے پوچھا کہ اس واقعہ کی کیا حقیقت ہے جب تم نے یوسف علیہ السلام کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ سب عورتوں نے کہا کہ اللہ پاک ہے، ہم نے یوسف علیہ السلام میں کوئی برائی نہیں دیکھی قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ ۫ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ وَاِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ اس پر عزیز کی بیوی نے کہا کہ اب تو سچی بات ظاہر ہو ہی گئی ہے، حقیقت یہ ہے کہ میں نے ہی اس کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا اور بیشک وہ سچا ہے ﴿۵۱﴾

ذٰلِكَ لِیَعْلَمَ اَنِّیْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَیْبِ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ كَیْدَ الْخَآئِنِیْنَ یوسف علیہ السلام نے کہا کہ یہ بات پوچھنے سے میرا مقصد صرف یہ تھا کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی عدم موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کے مکروفریب کو کامیاب نہیں ہونے دیتا ﴿۵۲﴾

وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ میں اپنے نفس کی پارسائی کا دعویٰ نہیں کرتا، بے شک انسان کا نفس تو اسے برائی ہی پر آمادہ کرتا ہے سوائے اس کے جس پر میرے رب کی رحمت ہو اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ بیشک میرا رب بڑا بخشنے والا اور ہر وقت رحم کرنے والا ہے ﴿۵۳﴾

وَ قَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ بادشاہ نے حکم دیا کہ یوسف کو میرے پاس لاؤ میں اسے اپنا مصاحب خاص بناؤں گا فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ پھر جب یوسف علیہ السلام سے گفتگو کی تو کہا کہ آج سے تم ہمارے ہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو ﴿۵۴﴾

قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ یوسف علیہ السلام نے کہا مجھے اس ملک کے خزانوں پر مامور کر دیجئے کیونکہ میں ایک اچھا محافظ بھی ہوں اور اس کام سے واقف بھی ہوں ﴿۵۵﴾

وَ كَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ ۚ یَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَیْثُ یَشَآءُ ؕ اور اس طرح ہم نے یوسف علیہ السلام کو اس سرزمین میں اقتدار بخشا کہ جہاں چاہے اس میں اپنی جگہ بنائے نُصِیْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ وَ لَا نُضِیْعُ اَجْرَ

الْمُحْسِنِيْنَ ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت سے ایسے ہی نوازتے ہیں اور ہم نیکی کرنے والوں کا اجر دنیا میں بھی ضائع نہیں کرتے ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ اور جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ کے پابند رہے ان کے لیے آخرت کا اجر تو اس سے کہیں زیادہ بہتر ہو گا ﴿۵۷﴾ رکوع [۷]